تدوین و مشتملات ارتھ شاستر

Compilation and Anthology of Arthashastra

ڈاکٹر عبدالقدوس*
ڈاکٹر شہزادی پاکیزہ**

Abstract:

This paper describes that the Kautiliya Athashastra is the oldest and most exhaustive treatise on the governance and administration of a state. Starting with the bringing up and education of the young prince, it proceeds to the appointment of ministers and the organization and functioning of various state departments, including the setting up of a secret service. It then sets forth a code of civil and criminal law. In the matter of foreign relations, it puts before the ruler the idea of a "Vijigisu" (would be world conqueror) and discusses in great detail the various situations he may have to face in his dealing with foreign states, whether friendly or inimical , and points out how he should conduct himself in every case so as to achieve his goal.

تعارف:

سلاطین، حکمرانوں اور شہزادوں کے نام عظیم علمی شخصیات کے رہنما خطوط ریاستی تاریخ کا ایک اہم حصہ ہیں۔ جس طرح تین سو سال قبل مسیح ارسطو نے سکندر اعظم اور کوتلیہ چانکیہ نے چندر گپت موریا کے لئے بذریعہ وعظ اصول حکمرانی تیار کئے اسی نہج پر اناجیل اربعہ میں لوقا کی انجیل ہے جو انہوں نے پرنس تھیوفلس کے نام مواعظ کی صورت میں تحریر کی تھی اور جسے مقدس صحیفے کی حیثیت حاصل ہے۔

اسلامی اصول حکمرانی کے حوالے سے بھی ہمیں دو ایسی مراسلات ملتی ہیں جو اصول سیاست وریاست اور مالی امور سے بحث کرتی ہیں۔ان میں پہلا مراسلہ عبداللہ بن مقفع کا ہے جو اس نے رسالۃ الصحابۃ کے نام سے ابو جعفر المنصور کو بھیجا تھا اور جس میں اس نے ایک "فقہ مطلق" کے ضابطہ بندی اور

---

* اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز اینڈ ریسرچ، یوایس ٹی بنوں۔
** اسسٹنٹ پروفیسر، فاطمہ جناح وومن یونیورسٹی، راولپنڈی

نفاذ کی تجویز دی تھی۔ دوسرا مراسلہ امام قاضی ابو یوسفؒ کا ہے جو اس نے کتاب الخراج کے نام سے ہارون الرشید کو بھیجا تھا جو اسلام کے نظام مالی کی اصل روح کو اجاگر کرتی ہے، "کوتلیہ چانکیہ"[۱] کا "ارتھ شاستر" نامی خود نوشت بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ یہ وہ ریاستی تحریر نامہ ہے جسے کوتلیہ چانکیہ نے اپنے دور کے حکمران "چندر گپت موریا" کے لئے بطور وعظ اصول حکمرانی کے مرتب کیا۔

ارتھ شاستر کے معنی و مفہوم میں مختلف اقوال نقل کیے گئے ہیں۔ مثلاً:

ایک قول کے مطابق "ارتھ" کے معنی ہے دولت/حکومت اور جائیداد[۲] جبکہ "شاستر" کے معنی ہے کسی دیوتا، رُشی یا مُنی کی لکھی ہوئی کتاب فلسفہ[۳] لیکن ایک دوسرے قول کے مطابق شاستر کے معنی ہیں مذہبی احکامات کی روشنی میں مختلف موضوعات پر لکھی گئی کتابیں[۴] جبکہ ارتھ شاستر کے معنی [وہ علم جس میں روپیہ یا دولت کمانے کے احوال درج ہوں][۵] یا اس کا مطلب ہے دولت کی کتاب[۶] کیونکہ تمام مذاہب میں علم کو "دولت" سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ارتھ شاستر، سیاسی تنظیم پر سب سے پرانی کتاب:

کوتلیہ چانکیہ نے کئی کتابیں لکھیں مگر ارتھ شاستر کو بہت شہرت نصیب ہوئی جو کہ سیاست، معیشت، بین الاقوامی تعلقات اور جنگی حکمت عملی کے متعلق ایک شاندار نمونہ ہے۔[۷]

تاریخی اور جغرافیائی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ چندر گپت موریہ کا زمانہ حکمرانی ۳۲۳ قبل مسیح تھا، جبکہ اس کا پوتا اشوک وردھنا[۸] ۲۹۶ قبل مسیح میں ہندوستان کا شہنشاہ بنا۔ گویا اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ کوتلیہ چانکیہ نے اپنی مشہور کتاب ارتھ شاستر ۳۱۱ قبل مسیح اور ۳۰۰ قبل مسیح کے درمیانی مدت میں لکھی۔[۹]

"ارتھ شاستر" کا نمایاں عنوان دولت کی تنظیم ہے تاہم یہ کتاب سیاست، جنگی حکمت عملی اور ملازمین کی بھرتی اور ٹریننگ پر ایک نادر کتاب ہے۔[۱۰]

سٹڈی آف کوتلیہ ارتھ شاستر کے مصنف ڈاکٹر آر ادھنا پرمار لکھتے ہیں کہ ارتھ شاستر کی اصل سنسکرت کتاب کی دریافت ۱۹۰۴ء میں ہوئی اور اس کتاب نے سیاسی نظریات اور امور سلطنت کے چند اُصولوں میں کچھ نئے نظریات پیش کیے۔ یہ گویا حیرت کی بات ہے کہ تقریباً تئیس سو سال پہلے سیاسی اصول اس باقاعدگی سے ترتیب دیئے گئے تھے جو "ارتھ شاستر" میں موجود ہیں۔ "ارتھ شاستر" بتلاتی ہے کہ انتظام حکومت کا چلانا قبل مسیح سے ہی فن حکمرانی کا ایک اہم حصہ تھا۔ صدیوں تک کوتلیہ کی یہ کتاب ارتھ شاستر اتنی مکمل شکل میں سامنے نہیں آئی جس طرح وہ اب ہمارے سامنے موجود ہے اور جس نے یہ

ثابت کر دیا ہے کہ کوتلیہ تین سو سال قبل مسیح کی وہ شخصیت ہے جس کو بلاشبہ قدیم ہندوستان کا" بابائے فن حکمرانی" کہا جا سکتا ہے جس نے وہ تمام طریقے اور اصول ایک کتابی شکل میں تحریر کئے جو سیاست کے منظر پر ہر پہلو سے راہنمائی کرتے ہیں۔ (۱۱)

گورنمنٹ آف انڈیا نے میسور "گورنمنٹ اورینٹل سوسائٹی" کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے اس میں آرکیالوجی کے موضوع پر تحقیق کرنے والے ڈاکٹر آر۔شام۔شاستری جو سنسکرت زبان اور ہندوستان کے آثار قدیمہ کے مستند ماہر شمار کیے گئے ہیں، کو حکومت ہند نے اورینٹل لائبریری کا کیوریٹر اور محافظ اعلیٰ مقرر کیا انہوں نے طویل عرصہ تک محنت کر کے سنسکرت زبان میں اصل ارتھ شاستر کے مختلف ٹکڑے اور نسخے یکجا کیے اور ۱۹۰۵ء میں اس کو پہلی مرتبہ کتابی شکل دی اور بعد میں مہاراجہ میسور کی حکومت نے جمع کردہ اصل سنسکرت ارتھ شاستر کے انگریزی ترجمے کو ۱۹۰۹ء میں شائع کیا۔اسی طرح مسٹر شام شاستری کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں سنسکرت کے ارتھ شاستر کو جمع کر کے اس قیمتی کتاب کا واحد نسخہ فراہم کیااور دوسرا اعزاز ان کو یہ حاصل ہے کہ انہوں نے انگریزی زبان میں پہلی مرتبہ ۱۹۱۵ء میں اس کا ترجمہ کیا۔ (۱۲)

کئی نامور ہندوستانی مورخین اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ ۳۱۲ قبل مسیح میں چندر گپت موریہ جب تخت نشین ہوا تو یہی زمانہ کوتلیہ چانکیہ کی اپنی تاریخی کتاب ارتھ شاستر کے لکھنے کا بھی ہے اور بعض مورخین کہتے ہیں کہ اس نے ارتھ شاستر ٹیکسلا (۱۳) کے قیام کے دوران ہی لکھنا شروع کر دی تھی۔

ڈانڈا کی مشہور کتاب " داسا کمارا چریتا" میں بھی ارتھ شاستر کے حوالہ جات موجود ہیں۔ان کے مطابق ارتھ شاستر جو چھ ہزار اشلوکوں (۱۴) پر مشتمل ہے، کو موریا شہنشاہوں کی تعلیم کے لئے وشنو گپتا نے اپنی کتاب میں جمع کر دیئے ہیں۔ (۱۵)

ارتھ شاستر کے تراجم، بھارت کی مقامی زبانوں بنگالی، گجراتی، ہندی، کناڈی، ملایالم، مرہٹی، اڑیا وغیرہ میں صوبائی حکومتوں اور مرکزی حکومتِ ہند کے پورے تعاون سے شائع ہوئے۔جرمن زبان میں اس کا ترجمہ ۱۹۰۲ء میں شائع ہوا،روسی زبان میں اس کا ترجمہ مع حواشی کے ماسکو سے ۱۹۵۰ء میں شائع ہوا۔ گویا کہ ارتھ شاستر دنیا کی ان اہم کتابوں میں شامل ہو گئی ہے جن کو کتابوں کی ماں کہا جاتا ہے(۱۶) کیونکہ اس کے اصولوں پر چندر گپت موریہ کی عظیم سلطنت کے جملہ شعبے کے مختلف امور بہت کامیابی سے چلائے گئے۔ارتھ شاستر کو ہندو فلسفہ حکمرانی میں بنیادی حیثیت حاصل ہے وہ ہندوں کی پوری تاریخ میں سب سے اہم درجہ رکھتی ہے کوئی دوسری کتاب اس کا مقابلہ اس لئے نہیں کر سکی کہ

کوتلیہ نے اپنی کتاب میں روایتی ہندو برہمنوں کی بعید از عقل کہانیوں کو اصول سیاست نہیں بنایا بلکہ اس نے مذہب کے جبر کو کم سے کم استعمال کیا اور ایسے اصول قائم کئے جو دھرم (مذہب)، راجا (بادشاہ) اور پرجا (عوام/رعایا) کے درمیان توازن پیدا کر سکیں۔[۱۷]

اس کتاب میں انہوں نے پہلے دور کے قانون دانوں، سیاست دانوں اور علم سیاست کے بڑے بڑے پنڈتوں[۱۸] کے اقوال دیئے ہیں اور ایک طرح سے بحث کرنے کے بعد اپنی رائے ایک فیصلہ کن انداز میں پیش کئے ہیں۔ اس نے قدیم ویدک دور کے فلاسفروں کے خیالات کا محافظ اور ترجمان ہونے کے ساتھ نئے خیالات اور نئے فن حکمرانی کے اصول اس انداز میں پیش کئے ہیں کہ وہ زیادہ موثر اور کارگر نظر آتے ہیں۔[۱۹]

اس کتاب کے مفصل مطالعے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ آج کے دور میں کوئی بھی حکومت چاہے وہ شخصی ہو یا جمہوری اس کو بہت سے ایسے طریقے اختیار کرنے پڑیں گے جو قدیم ہندوستان کے اس عظیم دانشور نے اُس وقت پیش کئے تھے۔ اس کتاب میں مفاد عامہ کے کاموں کے جو قواعد تحریر کئے گئے ہیں اُس سے ایک ظالمانہ اور جابرانہ حکومت کا تصور بھی اگرچہ ابھرتا ہے لیکن ایک ایسی عوامی فلاحی ریاست بھی کوتلیہ کے اصولوں سے قائم ہوتی ہے جہاں آج تک کئی جمہوری حکومتیں بھی نہیں پہنچ سکی ہیں اور جس طرح وہ عوام کے لئے سخت تعزیری قوانین کے طریقوں سے فلاحی کاموں کی تکمیل کے لئے راجہ سے لے کر ادنیٰ عمالِ حکومت تک فرض شناس اور دیانت دار حکومت بنانے کے اصول پیش کرتا ہے وہ آج بھی ان حکومتوں کے لئے ایک مثالی حیثیت رکھتی ہے جہاں حکومت کی سطح پر رشوت، فرض شناسی اور بددیانتی عام ہو گئی ہوں۔[۲۰]

اگرچہ مغرب کا دانشور طبقہ کوتلیہ چانکیہ آچاریہ کے حالاتِ زندگی سے کما حقہ واقف نہیں ہیں، لیکن پھر بھی تدبیر ریاست کے حوالے سے مغرب کے بڑے علمی حلقے ارتھ شاستر کو ایک قیمتی اثاثہ سمجھتے ہیں، کیونکہ انہوں نے اپنی کتاب ارتھ شاستر میں یہ فلسفہ بیان کیا کہ ہر قوم کو اپنے مفادات کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے اور دو دوست ممالک اِن مفادات کے غیر توازن ہونے کی وجہ سے دشمن ممالک بن جاتے ہیں کیونکہ یہ ایک قدرتی عمل ہے۔ مزید یہ بھی بتایا گیا ہے کہ تمام ممالک اپنے مفادات کیلئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں کیونکہ اِس سے اُنکی طاقت میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے اور دوسرے ممالک کے ساتھ اُس وقت تک اتحاد رہتا ہے جب تک وہ مفادات قائم رہتے ہیں۔ اس طرح قدرتی آفات جیسے زلزلے وغیرہ بھی ملک کو کمزور کرتے رہتے ہیں۔ ارتھ شاستر کے مطابق بادشاہ کو ایسے آفات کے متعلق

تیار رہنا چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ فوائد کو اپنے ملک کی مضبوطی اور دماغ کے لیے سمیٹنا چاہئے۔ اس کے لیےپُر امن اور جنگی مقاصد دونوں طریقے استعمال کرنا چاہئے۔ [۲۱]

مشتملاتِ ارتھ شاستر:

سیاسی اور اقتصادی تمام پہلوؤں سمیت حکومت کو مضبوط بنانے کے لئے اپنے راجا کو رہنمائی کے طور پر کوتلیہ چانکیہ نے یہ کتاب لکھی تاکہ عظیم سے عظیم تر بادشاہ بننے کے لئے اس سے استفادہ کیا جاسکے ۔یہی وجہ ہے کہ ارتھ شاستر آج کل کے دور میں فنِ حکمرانی یا سیاسی علوم سمیت جملہ علوم کاخزینہ ہے، کیونکہ اس میں انتظامِ عامہ ، خارجہ پالیسی ، کمزور وطاقتور حکومتوں سے مقابلے اور فتح حاصل کرنے کے طریقے ، مالیات اوررعایا پر کنٹرول اوران کے فلاح وبہبود کے ادارے ، سراغ رسانی اور خفیہ مراکز کا خصوصی انتظام ، جنگی تیاریوں کے مختلف طریقے ،شاہی خاندان پر مکمل قابو ، سازش اور غیر ملکی چالبازیوں کے خلاف موثر اقدامات جادوٹونکے کے بہت سے طریقے بھی لکھے ہیں [۲۲] اگرچہ کوتلیہ کو اس کے بیان کرنے میں کوئی تکلف یاعار محسوس نہیں ہوا کیونکہ اس کا مقصد بادشاہ کو ایسی طاقت کامالک بنانا تھاکہ اس کے رعایا اس کے زہر سازی اور جادوئی اثرات سے مرعوب رہے۔ [۲۳] کوتلیہ چانکیہ نے ارتھ شاستر میں زہرسازی سے متعلق کافی تفصیلات فراہم کی ہے جس سے زہر بنانے والا ایک ادارہ حکومتی مقاصدکے لئے اپناکام کرتا تھا اگرچہ جادو اور زہرسازی کے بڑے سفلی اور گندے طریقے بتلائے گئے ہیں لیکن یہ سب کو تلیہ چانکیہ کے نزدیک دشمن پر وار کرنے کے لئے اسلحہ کی ایک شکل تھی۔ [۲۴]

الغرض ارتھ شاستر میں ریاست کو تمام پہلوؤں سے مضبوط ومستحکم بنانے کے طریقوں سمیت پوری جزئیات تقریباً ڈیڑھ سو (۱۵۰) فصول کے ساتھ پندرہ (۱۵) ابواب میں بیان کئے گئے ہیں ، جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

باب نمبر۱۔ بابتِ تنظیم : اس میں درج ذیل اجزاء شامل ہیں۔

جزو نمبر ۱	راجہ کا دستورِ حیات
جزو نمبر ۲	علوم کی غایت
جزو نمبر ۳	تینوں ویدوں کا مقام
جزو نمبر ۴	وارتا اور ونڈنیتی یعنی علم معیشت اور سیاست مدن کی اہمیت کا تعین
جزو نمبر ۵	بڑوں اور بوڑھوں کی صحبت
جزو نمبر ۶	حواس پر قابو

جزو نمبر ۷ ایک درویش صفت راجہ کا ضابطہ حیات
جزو نمبر ۸ منتریوں (وزاراء) کا تقرر
جزو نمبر ۹ مشیروں اور پجاریوں کا تقرر
جزو نمبر ۱۰ ترغیب و تحریص کے ذریعے منتریوں کے کارکردگی کی پرکھ
جزو نمبر ۱۱ مخبری کا جال
جزو نمبر ۱۲ چلتے پھرتے جاسوس
جزو نمبر ۱۳ اپنی عملداری میں موافق یا مخالف لوگوں پر نظر
جزو نمبر ۱۴ دشمن کے علاقہ میں اس کے مخالف و موافق گروہوں کو ساتھ ملانا
جزو نمبر ۱۵ کونسل کے اجلاس کی کارروائیاں
جزو نمبر ۱۶ سفیروں کا کام
جزو نمبر ۱۷ راجکماروں (شہزادوں) کی نگرانی
جزو نمبر ۱۸ شہزادے کا کردار اور چارہ کار
جزو نمبر ۱۹ والی مملکت کے فرائض
جزو نمبر ۲۰ انتظامات حرم شاہی
جزو نمبر ۲۱ راجہ کی جان کا تحفظ

باب نمبر ۲۔ عمال حکومت (۲۵) کے فرائض: اس میں درج ذیل اجزاء شامل ہیں۔

جزو نمبر ۱ دیہہ بندی (انتظام دیہات)
جزو نمبر ۲ اراضی کی تقسیم
جزو نمبر ۳ قلعوں کی تعمیر
جزو نمبر ۴ قلعے کے اندر کی تعمیرات
جزو نمبر ۵ داروغہ محلات کے فرائض
جزو نمبر ۶ صدر محاصل کے ذریعے مالیے کی وصولی
جزو نمبر ۷ محاسبین کے صیغے میں حساب داری
جزو نمبر ۸ غبن کی تفتیش
جزو نمبر ۹ سرکاری ملازموں کے کردار کی چھان بین

جزو نمبر ۱۰　سرکاری فرمانوں کے اجراء کا طریق کار
جزو نمبر ۱۱　خزانہ دار کا منصب، خزانے میں داخل کئے جانے والے اموال کی پرکھ
جزو نمبر ۱۲　کان کنی اور صنعت کا نظام
جزو نمبر ۱۳　صرافہ کا نگران
جزو نمبر ۱۴　سرکاری صراف کے فرائض
جزو نمبر ۱۵　مال خانے کی نگرانی
جزو نمبر ۱۶　تجارت کی نگرانی
جزو نمبر ۱۷　جنگلات کی پیداوار کا نگران کار
جزو نمبر ۱۸　اسلحہ خانے کا نگران
جزو نمبر ۱۹　اوزان و آلاتِ پیمائش کا نگران
جزو نمبر ۲۰　فاصلے، رقبے اور وقت کی پیمائش
جزو نمبر ۲۱　چنگی کا منتظم
جزو نمبر ۲۲　چنگی کے نرخنامے کا تعین
جزو نمبر ۲۳　پارچہ بافی کا منتظم
جزو نمبر ۲۴　زراعت کا نگران
جزو نمبر ۲۵　آب کاری کا نگران
جزو نمبر ۲۶　جنگلی حیات اور دیگر جانوروں کا نگران
جزو نمبر ۲۷　قحبہ خانوں کا نگران
جزو نمبر ۲۸　جہاز رانی کا نگران
جزو نمبر ۲۹　گؤوں (گائے) کی نگہداشت
جزو نمبر ۳۰　گھوڑوں کا منتظم
جزو نمبر ۳۱　ہاتھیوں کا منتظم
جزو نمبر ۳۲　ہاتھیوں کی تربیت
جزو نمبر ۳۳　رتھوں (۲۶) کی دیکھ بھال، پیدل فوج کا انتظام اور سپہ سالاروں کے فرائض
جزو نمبر ۳۴　راہداری کے پروانوں اور چراگاہوں کے نگران

جزو نمبر ۳۵　　مالیانہ وصول کرنے والے محصلین

جزو نمبر ۳۶　　حاکمِ شہر کے فرائض

باب نمبر ۳۔　　متعلق بہ قانون : اس میں درج ذیل اجزاء شامل ہیں۔

جزو نمبر ۱　　معاہدوں کے مسودات کا خاکہ

جزو نمبر ۲　　ازدواج، ازدواجی ذمہ داریاں، عورت کی املاک، دوسری شادی کے شرائط

جزو نمبر ۳　　بیوی کے فرائض، عورت کا نان نفقہ اور دیگر ازدواجی معاملات

جزو نمبر ۴　　آوارگی، فرار اور قلیل و طویل میعاد کے ازدواجی معاہدے

جزو نمبر ۵　　ترکے کی تقسیم

جزو نمبر ۶　　وراثت میں خصوصی حصے

جزو نمبر ۷　　لڑکوں کے درمیان امتیاز

جزو نمبر ۸　　عمارات کی بابت قضیہ

جزو نمبر ۹　　جائیداد کی فروخت، حدبندی کا قضیہ اور دیگر معاملات

جزو نمبر ۱۰　　چراگاہوں، کھیتوں اور سڑکوں کو نقصان پہنچانا اور معاہدات کی عدم تعمیل

جزو نمبر ۱۱　　قرضوں کی وصولی

جزو نمبر ۱۲　　امانتوں کے متعلق امور

جزو نمبر ۱۳　　داسوں (۲۷) اور مزدوروں کی بابت قوانین

جزو نمبر ۱۴　　شراکتی معاملات

جزو نمبر ۱۵　　خرید وفروخت میں بے قاعدگیاں

جزو نمبر ۱۶　　ہبہ کی منسوخی، غیر مملوکہ اثاثے کی فروخت، ملکیت کے مسائل

جزو نمبر ۱۷　　ڈکیتی

جزو نمبر ۱۸　　ہتکِ عزت

جزو نمبر ۱۹　　مار پیٹ، جارحانہ برتاؤ

جزو نمبر ۲۰　　قمار بازی اور دوسرے متفرق جرائم

باب نمبر ۴۔　　کھٹکتے خاروں (۲۸) کا صفایا : اس میں درج ذیل اجزاء شامل ہیں۔

جزو نمبر ۱　　کاریگروں سے نبٹنا

جزو نمبر ۲　　بیوپاریوں (تاجروں) پر نظر رکھنا
جزو نمبر ۳　　قومی حوادث سے نبٹنا
جزو نمبر ۴　　بدمعاشوں کی بیخ کنی
جزو نمبر ۵　　سادھو، سنت سیاسیوں کے ذریعے بے راہ روی، منچلے جوانوں کو تاڑنا
جزو نمبر ۶　　مجرموں کو رنگے ہاتھوں یا شبہ میں پکڑنا
جزو نمبر ۷　　اچانک موت کی تفتیش
جزو نمبر ۸　　اعترافِ جرم کرانے کے لئے ایذادہی اور قانونی کارروائی
جزو نمبر ۹　　سرکاری محکموں کی نگرانی
جزو نمبر ۱۰　　قطع اعضاء یا متبادل جرمانے
جزو نمبر ۱۱　　ایذادہی کے ساتھ یا اس کے بغیر سزائے موت
جزو نمبر ۱۲　　نابالغ لڑکیوں کے ساتھ جنسی فعل
جزو نمبر ۱۳　　انصاف سے انحراف یا تجاوز کا تاوان

باب نمبر ۵۔　　درباریوں کے قواعد : اس میں درج ذیل اجزاء شامل ہیں۔

جزو نمبر ۱　　تعزیری کارروائی
جزو نمبر ۲　　خالی خزانے کے بھرنے کے طریقے
جزو نمبر ۳　　سرکاری ملازمین کی تنخواہیں
جزو نمبر ۴　　درباری کا چلن اور قرینہ
جزو نمبر ۵　　سرکاری منصب داروں کا کردار
جزو نمبر ۶　　ریاست کا استحکام اور کلی خود مختاری

باب نمبر ۶۔　　ملکی حاکمیت کے وسائل : اس میں درج ذیل اجزاء شامل ہیں۔

جزو نمبر ۱　　حاکمیت کے بنیادی لوازم
جزو نمبر ۲　　حالتِ امن اور مہمات

باب نمبر ۷۔　　شش گانہ حکمتِ عملی اور اس کے مقاصد: اس میں درج ذیل اجزاء شامل ہیں۔

جزو نمبر ۱　　شش گانہ پالیسی، انحطاط، جمود اور ترقی کا تعین
جزو نمبر ۲　　اتحاد کی حقیقت

جزو نمبر ۳	ہمسر، برتر اور کمتر راجہ کا کردار اور کمتر راجاؤں سے معاہدات کی شکل
جزو نمبر ۴	اعلانِ جنگ یا صلح نامہ کے بعد غیر جانبداری، اعلانِ جنگ یا صلح نامہ کے بعد چڑھائی، متحدہ افواج کی یلغار
جزو نمبر ۵	کمزور اور قوی دشمن کے خلاف کارروائی کے لئے مصلحت اندیشی، فوج سے باغیوں کے فرار، حرص یا غداری کے اسباب، طاقتوں کا اتحاد
جزو نمبر ۶	حلیف فوجوں کی یلغار، واضح شرائط کے ساتھ یا غیر مشروط معاہدہ امن، عہد شکنی کرنے والوں کے ساتھ صلح کی صورت
جزو نمبر ۷	دوغلی چال کے ذریعے جنگ یا صلح
جزو نمبر ۸	مغلوب کرنے کے لائق دشمن، امداد کے لائق دوست
جزو نمبر ۹	اتحاد یا زر کے لئے معاہدہ
جزو نمبر ۱۰	زمین حاصل کرنے کے لئے معاہدہ
جزو نمبر ۱۱	ناقابلِ تنسیخ معاہدہ
جزو نمبر ۱۲	کسی منصوبے کی بابت معاہدہ
جزو نمبر ۱۳	عقبی دشمن سے چوکس رہنا
جزو نمبر ۱۴	کھوئی ہوئی قوت کی بحالی کی تدابیر
جزو نمبر ۱۵	غالب دشمن کے ساتھ صلح کی تدابیر، کمزور کا طرزِ عمل
جزو نمبر ۱۶	مفتوح راجہ کا طرزِ عمل
جزو نمبر ۱۷	عہد نامے کرنا اور ان کو توڑنا
جزو نمبر ۱۸	بیچ کے راجہ، غیر جانبدار راجہ اور ریاستوں کے حلقے

باب نمبر ۸۔ آفات اور علتوں کے بیان میں: اس میں درج ذیل اجزاء شامل ہیں۔

جزو نمبر ۱	حاکمیت کے بنیادی اصولوں سے انحراف کی بدولت نازل ہونے والی آفات
جزو نمبر ۲	راجہ اور حکمرانی کے مصائب کا بیان
جزو نمبر ۳	آفاتِ انسانی
جزو نمبر ۴	صعوبتوں، رکاوٹوں اور مالی مشکلات کے بیان میں
جزو نمبر ۵	فوج اور حلیف کے تعلق سے مشکلات و مسائل

باب نمبر ۹۔ **حملہ آوری**: اس میں درج ذیل اجزاء شامل ہیں۔

جزو نمبر ۱ طاقت کا اندازہ، عرصہ گاہ اور وقت کا تعین

جزو نمبر ۲ دفاعی فوجی دستوں کی ترتیب، حملہ کا وقت

جزو نمبر ۳ عقبی دفاع اور اندرونی و بیرونی فتنوں کی روک تھام

جزو نمبر ۴ جان، مال اور منافع کے نقصان کا جائزہ

جزو نمبر ۵ بیرونی اور اندرونی خطرات

جزو نمبر ۶ باغیوں اور دشمنوں سے میل رکھنے والے

جزو نمبر ۷ حصولِ متاع اور احتمالِ ضرر

باب نمبر ۱۰۔ **جنگی کارروائی**: اس میں درج ذیل اجزاء شامل ہیں۔

جزو نمبر ۱ چھاؤنی قائم کرنا

جزو نمبر ۲ چھاؤنی سے کوچ اور مشکلات یا حملے کے وقت فوج کا بچاؤ

جزو نمبر ۳ دھوکے کی چالیں، اپنی فوج کی حوصلہ افزائی اور حریف سے جنگ

جزو نمبر ۴ جنگ میں چاروں افواج کی ذمہ داریاں

جزو نمبر ۵ میدان جنگ میں فوج کی ترتیب اور حکمتِ عملی

جزو نمبر ۶ لشکری ترتیب کی مختلف اقسام میں حریف کا مقابلہ

باب نمبر ۱۱۔ **گروہوں کے ساتھ نبٹنے کے طریقے**: اس میں ایک جز ہے۔

جزو نمبر ۱ پھوٹ ڈلوانا اور مختلف سزائیں

باب نمبر ۱۲۔ **طاقتور دشمن سے نبٹنا**: اس میں درج ذیل اجزاء شامل ہیں۔

جزو نمبر ۱ راج دُوت (۲۹) کا کام

جزو نمبر ۲ خفیہ ریشہ دوانیاں

جزو نمبر ۳ سپہ سالار کا قتل اور ریاستوں کے حلقے کو بھڑکانا

جزو نمبر ۴ ہتھیار، زہر خورانی اور آتش زنی سے کام لینے والے جاسوس

جزو نمبر ۵ خفیہ چال یا چڑھائی کے ذریعے دشمن کو قابو کرنا اور مکمل فتح

باب نمبر ۱۳۔ **قلعہ جات فتح کرنے کی جنگی چالیں**: اس میں درج ذیل اجزاء شامل ہیں۔

جزو نمبر ۱ نفاق کے بیج بونا

جزو نمبر ۲ دشمن راجہ کو خفیہ تدابیر سے ورغلانا
جزو نمبر ۳ محاصرے کے وقت جاسوسوں کی کارروائی
جزو نمبر ۴ محاصرے کی کارروائی
جزو نمبر ۵ مفتوحہ علاقے میں امن کا قیام

باب نمبر ۱۴۔ دشمن کو ضرر پہنچانا : اس میں درج ذیل اجزاء شامل ہیں۔

جزو نمبر ۱ چار جاتیوں کے نظام کو برقرار رکھنے کے لئے خفیہ تدابیر
جزو نمبر ۲ عجیب اور پُر فریب تدابیر
جزو نمبر ۳ جادو ٹونے اور دواؤں کی تاثیر
جزو نمبر ۴ اپنی فوج کو ضرر سے بچانے کی تدابیر

باب نمبر ۱۵۔ متن کے حصص واجزاء : اس میں ایک جز ہے۔

جزو نمبر ۱ اجزائے متن کی ترتیب و تقسیم

خلاصۃ البحث (Conclusion)

ریاست کی تنظیم ادارہ سازی، انتظامیہ، عدلیہ اور احتساب کا نظام اور ریاست کی جغرافیائی تقسیم جو کہ آج ناگزیر خیال کیا جاتا ہے تو تین سو سال ق۔م کوتلیہ چانکیہ جیسے سیاسی مدبّر نے اسی سے صرفِ نظر نہیں کیا ہے۔ گو ارتھ شاستر کوئی مقدس اور مذہبی کتاب نہیں ہے تاہم ہندوؤں کے قوانین میں اسے وہی حیثیت حاصل ہے جو فقہ اسلامی میں محمد بن حسن الشیبانیؒ کی کتاب السیر الکبیر اور قاضی ابو یوسفؒ کی کتاب الخراج کو حاصل ہے۔

تاہم یہ برصغیر کے مسلمانوں اور ہندوؤں کیلئے ایک لمحہ فکریہ ضرور ہے اور وہ یہ کہ ریاست کی تنظیم اور تدبیر میں مذہبی منافرت کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے اور یہ کہ برصغیر کے اس وسیع خطے میں ریاستی دہشت گردی کی بنیاد پر اب تک ہندوؤں اور مسلمانوں کا جو قتل عام ہوا ہے اور ہندوستان کے مسلمانوں کو احمد آباد، گجرات، بہار اور بنگال میں جس طریقے سے ہولوکاسٹ کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ بلاشبہ وہ کوتلیہ چانکیہ آچاریہ کے اس زرین ریاستی اصولوں سے کھلم کھلا انحراف ہے جو اس نے چندر گپت کیلئے ارتھ شاستر کی صورت میں تحریر کئے تھے اور جن کی بنیاد پر اس عظیم ہندو راجدھانی نے ایک کامیاب ریاست اور اچھے حکمرانی کو ممکن بنایا تھا۔

اگرچہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ برصغیر پاک وہند میں ہندوں اور مسلمانوں کو باہم یکجا رہنے کاایک طویل ترین موقع ملا ہے۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ہندو دھرم کی کتابوں کا مطالعہ مستقبل میں پائیدار امن، صلح وآشتی اور رواداری کا ضامن بن سکتا ہے۔ برصغیر کے جامعات کافرض ہے کہ وہ ان خطوط پر تحقیقی کام کو پروان چڑھائیں۔ نیز تمام ادیان کے مذہبی ادب اور بنیادی اور اساسی مصادر ومنابع کے مطالعہ کو فروغ دیا جائے۔

حواشی وحوالہ جات

(۱) "کوتلیہ" کے معنی ہے subsistence of man یعنی وہ شخص جو تھوڑے خوراک اور پیسے پر قناعت کرے۔ www.encyclopedia.kautilya.com جبکہ "چانکیہ" کے معنی چانک نامی مُنی کے خاندان کا (فرد) کی جاتی ہے۔ راجیسور راؤاصغر، ہندی اردو لغت، بذیل مادہ "چانکیہ"۔ واضح رہے کہ مُنی کا مطلب یہ بھی ہے کہ وہ شخص جو دُکھ اور سُکھ کی حالت میں یکساں رہے/ رشی عابد۔ راجیسور راؤ اصغر، ہندی اردو لغت، بذیل مادہ "مُنی"۔

(۲) راجیسور راؤاصغر، ہندی اُردو لغت، بذیل مادہ "ارتھ"۔

(۳) ایضاً: بذیل مادہ "شاستر"۔

(۴) ارتھ شاستر، کوتلیہ چانکیہ، ص ۳۹۵ حاشیہ نمبر ۱۱، مترجم: محمد اسماعیل ذبیح، ٹیکساس پرنٹرز، یونیورسٹی روڈ کراچی، فروری ۱۹۹۱ء۔

(۵) راجیسور راؤاصغر، ہندی اُردو لغت، بذیل مادہ "ارتھ"

(۶) http://www.sankalpindia.net/drupal/arthashastra-oldest-book-total-management-war-strat

(۷) http://www.sankalpindia.net/drupal/arthashastra-oldest-book-total-management-war-strat

(۸) اشوک وردھنا، موریا خاندان سے تعلق رکھنے والا تیسری قبل مسیح میں ہندوستان کا حکمران گزرا ہے۔ بعد میں اشوک وردھنا نے بدھ مت اختیار کرکے بدھ مت کے لئے بہت کام کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے دورِ حکومت میں بدھ مت نے بہت ترقی کی۔ نیز انہوں نے اپنے دورِ حکومت میں ہر مذہب کے پیروکاروں کو ہر قسم کی مذہبی آزادی دی۔
Oxford Concise Dictionary of World Religions,John Bowker, P-59,Oxford University Press.

(۹) ارتھ شاستر، ص ۱۵۔

(۱۰) http://www.sankalpindia.net/drupal/arthashastra-oldest-book-total-management-war-strat

(۱۱) ارتھ شاستر، ص۱۷، ۱۸۔

(۱۲) ایضاً: ص۱۹، ۲۰۔

(۱۳) ٹیکسلا علاقہ پوٹھوہار میں قدیم گندھارا تہذیب کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ یہ راولپنڈی سے ۲۰ میل کے فاصلے پر جی ٹی روڈ پر واقع ہے۔ اس علاقے اور شہر کی قیادت مختلف ادوار میں ایران کے کیانی خاندان، یونان کے سکندر اعظم، موریہ اور اشوک وغیرہ خاندانوں کے ساتھ ساتھ پہلوی قوم کے افراد میں رہی ہے۔ اس کو تباہ کرنے میں منگولوں کا ہاتھ رہا ہے۔ ٹیکسلا خود مختار سلطنتوں کا دارالحکومت بھی رہا اور ایران، یونان، کابل اور قندھار کے علاوہ مختلف ریاستوں اور حکومت کشمیر کا بھی حصہ رہا ہے۔ بدھ مت اور بدھ تہذیب کے اس گہوارے کے آثار اور کھنڈرات کی کھدائی سے برآمد ہونے والی اشیاء میں چار مکمل شہر یعنی سرسکھ، سرکپ، بھڑ اور سرائے کالا کے علاوہ ایک قلعہ، تین قصبے سمیت کتابوں کے سوختہ اوراق، سرکاری مہریں، سونے چاندی کے جڑے زیورات، مٹی اور دھات کے برتن اور لوہے کی فولڈنگ کرسیاں بھی برآمد ہوئی ہیں۔ ان تمام نوادرات میں سب سے خوبصورت اور قابل دید جولیاں کی وہ مشہور خانقاہ اور سٹوپے ہیں جسے مقامی لوگ "بدھا یونیورسٹی" کے نام سے پکارتے ہیں جو کہ تقریباً ۲ ہزار سال پرانی بتائی جا رہی ہے اور اس کی موجودہ آبادی تقریباً ۵۰ ہزار کے قریب ہے۔ قاسم محمود، سید، انسائیکلوپیڈیا پاکستانیکا، بذیل مادہ "ٹیکسلا"۔

(۱۴) نظم/شعر/بیت، راجیسور راؤ اصغر، ہندی اُردو لغت، بذیل مادہ "اشلوک"۔

(۱۵) راجیسور راؤ اصغر، ہندی اُردو لغت، ص۲۱۔

(۱۶) ایضاً، ص۲۹۔

(۱۷) ایضاً، ص۲۷

(۱۸) عالم/معلم/عالموں کا ایک لقب، راجیسور راؤ اصغر، ہندی اُردو لغت، بذیل مادہ "پنڈِت"

(۱۹) ایضاً: ص۱۹، ۲۰۔

(۲۰) ایضاً، ص۱۸۔

(۲۱) http://www.sankalpindia.net/drupal/arthashastra-oldest-book-tota

(۲۲) ارتھ شاستر، ص۱۸۔

(۲۳) ایضاً: ص۷۶، ۷۷۔

(۲۴) ایضاً۔

(۲۵)　حکومتی عہدیدار اور ان کی ذمہ داریاں، راجیسور راؤ اصغر، ہندی اُردو لغت، بذیل مادہ "عمال"

(۲۶)　ایک قسم کی چار پہیوں کی گاڑی/ ارابہ، راجیسور راؤ اصغر، ہندی اُردو لغت، بذیل مادہ "رتھ"

(۲۷)　غلام / نوکر/ شاگرد/ شودروں کا لقب، سنسکرت اردو لغت، ڈاکٹر محمد انصار اللہ، بذیل مادہ "داس"/ راجیسور راؤ اصغر، ہندی اُردو لغت، بذیل مادہ "داس"۔

(۲۸)　ناپسندیدہ اور مضر عناصر کی سرکوبی، راجیسور راؤ اصغر، ہندی اُردو لغت، بذیل مادہ "کھٹکنا"

(۲۹)　سلطنت کی طرف سے ایلچی/ سفیر، سنسکرت اردو لغت، ڈاکٹر محمد انصار اللہ، بذیل مادہ "راج، دوت"/ راجیسور راؤ اصغر، ہندی اُردو لغت، بذیل مادہ "راج، دوت"۔